Girls Islamic Organisation

گرلز اسلامک آرگنائزیشن
کرناٹکا

سہ روزہ دعوتی مہم
تعمیر انسانیت کی جانب ایک قدم

21 تا 23 اگسٹ 2015

مقاصد

☆ معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی کرنا۔

☆ ذمہ داریوں کا صحیح شعور بیدار کرنا۔

☆ بامقصد زندگی گذارنے کی طرف آمادہ کرنا۔

Shanti Sadan, # 52, 2nd main Road,
1st Block, R.T. Nagar, Bangalore-560032.
Email : giokarnataka@gmail.com

بہترین، نئے سماج کی تعمیر کے لئے، اپنے کمزور ہاتھوں سے تعمیر نو کے لئے کوشش کررہی ہے۔اور آپ کو دعوت دے رہی ہے کہ اُٹھو اور ہمارا ساتھ دو۔آؤ ایک نیا سماج بنائیں۔ایسا سماج جسے دیکھ کر فرشتوں کو بھی رشک آجائے۔

جوخواب ٹوٹ گیا ہے۔اُسے شرمندہ تعبیر کرنے میں ہمارا ساتھ دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کو اس حسین زندگی اورخوبصورت دنیا دینے والے مالک کی طرف پلٹنا ہوگا۔ اپنے مرنے کے بعد کی جواب دہی کی فکر اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی۔یہ زندگی ایک ہی بار ملی ہے۔پھر ملنے والی نہیں۔یہ انسانی زندگی کا قافلہ چلتا رہیگا۔ایک دن وہ آئیگا ہم نہیں رہینگے اور یہ دنیا چلتی رہیگی۔

پیاری بہنو! ہمیں یہ زندگی کھیل تماشے کے لئے نہیں ملی۔بے پرواہی سے اُڑانے کے لئے نہیں ملی۔بلکہ یہ زندگی حساس اور دردمند دل چاہتی ہے۔اطمینان وسکون چاہتی ہے۔ہر طرف امن اور شانتی چاہتی ہے۔اور یہ صرف اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے بندگی کا نذرانہ پیش کرنے کی شکل میں ملے گی۔ورنہ دونوں جہاں کی تباہی سے ہمیں کوئی چیز نہیں بچاسکتی۔

میری عزیزو ! ہم سب کو انفرادی واجتماعی حیثیت میں معاشرہ کی تعمیر میں اپنا بہترین کردار ادا کرنا ہوگا۔گرلز اسلامک آرگنائزیشن کرناٹکا سہ روزہ دعوتی مہم بعنوان ’’تعمیر انسانیت کی جانب ایک قدم‘‘ کا اہتمام کررہی ہے۔انشاءاللہ 21 تا 23 اگسٹ 2015 کو منائی جانے والی اس دعوتی مہم کے دوران انفرادی واجتماعی ملاقات، دعوتی لٹریچر کی تقسیم، اسکول، کالج اور گرلز ہاسٹل میں لکچرز، خطاب عام، سمپوزیم، ڈرامہ وغیرہ کا نظم کیا جائے گا۔

گرلز اسلامک آرگنائزیشن کرناٹکا آپ تمام سے یہ اپیل کرتی ہے کہ اس اہم کاذ کے لئے اپنا تعاون پیش کریں۔

تاکہ

ہم سب مل کر تعمیر انسانیت کی جانب

ایک قدم بڑھائیں.....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میری پیاری بہنو! آیئے میرے ساتھ ہم اپنی دل کی آنکھوں سے اس دنیا کو دیکھیں جس میں ہم جی رہے ہیں۔ کتنی حسین اور خوبصورت دنیا ہے۔ پہاڑوں سے، ندی نالوں سے، آبشاروں وسمندر اور جھیلوں و نہروں سے گھری ہے۔ چہچہاتے پرندے، اُڑتے ہوئے، دوڑتے ہوئے، کھیل کود میں مصروف جانوروں، پرندوں کی دنیا، نیلا آسمان جھل مل کرتے ستارے سیارے، چاند وسورج کی ٹھنڈی وگرم کرنیں، برستا ہوا پانی، چلتی ہوئی ٹھنڈی وگرم ہوائیں، لہلہاتے کھیت و باغات، بنانے والے خدا نے کتنی خوبصورت دنیا بنائی ہے۔ اسی دنیا میں آج کا انسان رہتا ہے۔ ماں باپ، بھائی بہن، بیٹا بیٹی، خالہ پھوپھی، چچا چچی، پڑوسی، تاجر، غریب سا ہوکار، مزدور وآقا، کالے وگورے، رنگ و نسل، زبان و علاقوں کے مختلف طبقات اسمیں موجود ہیں۔ کتنا خوبصورت منظر ہے۔ سب ایک ماں باپ کی اولاد، کسی کو کسی سے کوئی خطرہ نہیں سب خوش حال زندگی گزار رہے ہیں۔ امانت دار تاجر، دیانت دار پولس، انصاف پسند جج صاحبان، انسانوں کی خدمت کرنے والے سیاسی وسماجی کارکن، اخلاق وروحانیت کا درس دینے والے مذہبی رہنماء، لاڈ و پیار کرنے والی مائیں، خوشی وغم میں ساتھ دینے والے پڑوسی، بیماری و برے وقت میں کام آنے والے رشتہ دار اور دوست واحباب، ننگوں کو کپڑا پہنانے والے، بھوکوں کو کھانا کھلانے والے، غریبوں اور محتاجوں کے ہمدرد، ایک گرا تو دس ہاتھ سنبھالنے والے، عزت دار مائیں، باحیا بیٹیاں، خاندان کو سنبھالا دینے والی بہوئیں، لاڈ کرنے والی بہنیں، ہر جگہ مسرت ہی مسرت، خوشیاں ہی خوشیاں ہیں۔ کہیں درد نہیں، کہیں چور اور ڈاکو نہیں، کہیں لٹیرے نہیں، کتنی پیاری دنیا ہے۔ کتنی خوبصورت دنیا ہے۔

مگر یہ تو خوابوں کی دنیا ہے۔ خوابوں کی باتیں ہیں۔

یہ دنیا اُجڑ رہی ہے۔ بے حیائی کے سوداگروں نے اپنے جدید آلات کے ساتھ، کاسمٹک، انٹرنیٹ، سائبر کیفے، سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اسے تباہ کرنا شروع کردیا ہے۔ اور مادہ پرستی کے دیوتاؤں کے چرنوں میں حیا کا دامن چاک کردیا ہے۔ خاندان اُجڑ رہے ہیں۔ اعتماد ختم ہورہا ہے۔ ماں کا پیٹ زندہ بیٹیوں کا قبرستان بن رہا ہے۔ بوڑھے ماں باپ اولڈ ایج ہوم میں، بچے لاوارث ہاسٹلوں میں داخل ہورہے ہیں۔ چاروں طرف جلتی لاشیں، خودکشی کرتی دوشیزائیں، جہیز وڈوری کے لئے آگ میں جلتی جوانیاں، بے وفائی اور شک وشکوک کی لعنت، نظر بد نے ہنستے کھیلتے چمنستان کو برباد کردیا ہے۔ خود غرض، بے حیائی، بد کرداری، رشوت، بچوں اور عورتوں کی خرید وفروخت، آج ہر کام ایک انڈسٹری بن چکا ہے۔ سیاست انڈسٹری، تعلیم انڈسٹری، ہاسپٹل انڈسٹری، حسن انڈسٹری، کرکٹ انڈسٹری، پیسٹ وصابون انڈسٹری، جسم فروشی انڈسٹری، بھیک مانگنا انڈسٹری، شادیاں کرنا بھی انڈسٹری بن چکی ہے۔ ملکوں اور قوموں کو تباہ کرنا انڈسٹری، اونچ نیچ، امیری غریبی انڈسٹری، ساہوکاری انڈسٹری، غریبی انڈسٹری، بم بارود، ہتھیار انڈسٹری، عدالت اور پولس انڈسٹری چاروں طرف صرف مال کے دیوتا کی جئے جئے کار ہے۔ دین و مذہب اور دھرم بھی انڈسٹری بن چکا ہے۔ نقلی encounter، جھوٹے تمغے، نام نہاد NGOs یہ سب انڈسٹری بن چکے ہیں۔ یہ درندے، یہ اژدھے اور سانپ اور کالے ناگوں نے ہماری اس انسانی آبادی کو درندوں کی بستی بنادیا ہے۔ اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن بنکر GIO اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ وہ آپ کے درد کا مداوا بن کر انسانیت، ہمدردی، غم گساری، اچھا فرد، اچھا خاندان بنانے اور ایک